سوال

(896) مناظرے یا مباہلے میں زہرپینے کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترمی مفتی صاحب ایک عیسائی نے مجھے خط لکھا ہے کہ ''یہ کھلا خط آپ سے اور عالم اسلام سے ہے کہ میں زہر کا جام پینے کو تیار ہوں اور زہر کا دوسرا جام آپ کے ہاتھوں میں ہو۔ ہم دونوں اس کو مل کر پئیں جو سچ پر قائم وہ بچ جائے گا۔''

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس سلسلے میں ایک مسلمان کی شرعی پوزیشن باوضاحتِ تمام تحریر فرمادیں۔ (محمد اسلم رانا، ایڈیٹر ماہنامہ المذاہب) (۱ جون ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے آپ اس شخص کو حکمت و دانائی سے دعوتِ اسلام پش کریں، بصورتِ دیگر دعوتِ مباہلہ دے سکتے ہیں۔ جس طرح کہ بالتصریح قرآن میں موجود ہے۔ اور جہاں تک زہرپینے کا تعلق ہے کسی حد تک جواز تو ہے لیکن یہ فیصلہ انتہائی غوروخوض اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ ممکن ہے اس ادعاء کے پیچھے کوئی سازش کارفرما ہو۔ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَفِرِينَ (البقرة:۱۹)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو(فتح الباری:۱۰/۲۴۶)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:609

محدث فتویٰ